قربانی فضائل واحکام

مرتب

مولانا عمیر دین

جامعہ رہبر اسلام (رجسٹرڈ) لاہور

نزد کاہنہ تھیں قبرستان، ہلو کی روڈ، آف ڈیفنس رہبر روڈ،

ڈاکخانہ خاص ہلو کی، لاہور کینٹ، لاہور

Website: www.rahbereislam.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل ومسائلِ قربانی

الحمد للہ رب العلمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین، وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین، امابعد!

عباداتِ اسلام میں سے ایک اہم عبادت قربانی ہے جو کہ سال میں ایک مرتبہ مسلمان سنتِ ابراہیمی کی یاد میں عید الاضحیٰ کے موقع پر کرتے ہیں۔ قربانی کا لفظ قربان سے ہے جس کا لفظی معنیٰ قرب حاصل کرنا ہے چونکہ مسلمان عملِ قربانی سے اللہ کی رضا و قرب حاصل کرتے ہیں اس لئے اسے قربانی کہا جاتا ہے۔ جس کے اصطلاحی معنیٰ ہیں کہ "مخصوص حیوانات (بکری، گائے اونٹ وغیرہ) کو مخصوص اوقات (ایام نحر) میں عبادت وثواب کی نیت سے ذبح کرنا"(1)

قرآن کی روشنی میں اہمیت

قربانی کا حکم اور سابقہ شریعتیں:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (2)

مفہوم: "اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کرنا مقرر کر دیا ہے، تاکہ وہ ان جانوروں پر جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں اللہ کا نام ذکر کریں، سو تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو اسی کے فرمانبردار بنو، اور جو لوگ عاجزی کرنے والے ہیں ان کو خوشخبری سنا دیجئے" آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا حکم سابقہ شریعتوں میں بھی رہا ہے۔

قربانی کا مقصد:

اللہ کی نظر میں ایامِ نحر میں قربانی ایک پسندیدہ عمل ہے اس سے مقصود تقویٰ ہے، چنانچہ ارشادِ باری ہے

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ (3)

مفہوم: "اللہ کو ہرگز نہیں پہنچتے ان جانوروں کے گوشت اور ان کے خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اس نے ان جانوروں کو تمہارے لیے مسخر (قابو میں) کیا تاکہ تم ان پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔ اور اچھے کام کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے"

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ قربانی کا مقصد تقویٰ ہے کہ قربانی اللہ کی رضا و قرب حاصل کرنے کے لئے کی ہے نہ کہ ریاکاری و دکھلاوے کے لئے۔

قربانی کا گوشت کھانا:

قربانی سے جو چیز اللہ کو پہنچتی ہے وہ تقویٰ ہے باقی گوشت وغیرہ وہ انسان خود بھی کھا سکتا ہے اور تقسیم بھی کر سکتا ہے ارشاد باری ہے: فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (4)

مفہوم:"تو ان میں سے کھاؤ اور جو صبر کیے ہوئے ہو سوال نہ کرے، اور جو سوالی بن کر آ جائے کو کھلاؤ، اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لیے مسخر (قابو میں) کیا ہے تاکہ تم شکر کرو"

مشرکین کی رسمِ بد کا خاتمہ:

مشرکین اپنے بتوں کے نام پر قربانی کیا کرتے تھے، چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے سورہ کوثر میں آپ ﷺ کے لئے خیرِ کثیر عطا کرنے کا اعلان فرمایا تو اس کے شکر کے طور پر دو کاموں کا حکم دیا ایک نماز جو کہ بدنی عبادات میں اہم عبادت ہے دوسری قربانی جو کہ مالی عبادات میں سے ہے اور اس وجہ سے اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ کے نام پر قربانی کرنا بت پرستی کے خلاف ایک جہاد ہے۔

ارشاد باری ہے : إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ (5)

مفہوم:"اے نبی ﷺ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی، سو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے"

قربانی کی اہمیت احادیثِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں

قربانی کیا ہے؟

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، انہوں نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلانے کے اللہ کے حکم کو پورا کیا وہ اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور جنت سے ایک جانور لایا گیا وہ ذبح کر دیا گیا، انہی کے اس عمل کی یاد میں مسلمان ہر سال قربانی کرتے ہیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! "یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے والد ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہے۔(6)

ایامِ نحر میں محبوب ترین عمل:

قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ پسندیدہ و محبوب عمل کوئی نہیں ہے۔ لہٰذا قربانی کے عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئیے۔

حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ " قربانی کے دِن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے، اور قربانی کا جانور قیامت کے دِن اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت حاضر ہو گا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا و مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، اے اللہ کے بندو! خوشدلی کے ساتھ قربانی کیا کرو"(7)

اِس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کے ایام میں جانور کی قربانی تمام صدقات سے افضل ہے۔

جانور کے ہر بال کے بدلہ نیکی:

(طویل روایت کا جزء ہے کہ) صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ: ہمارے لئے اس میں کیا (ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی، پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ: کیا اُون کا بھی یہی حساب ہے؟ فرمایا: ہاں اُون کے ہر بال کے بدلہ بھی ایک نیکی ہے"(8)

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو امت پر احسان قرار دیاہے۔رسول اللہ ﷺ کے ہم پر بہت حقوق ہیں، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔حضرت علی رضی اللہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔(9)

قربانی جہنم سے نجات کا سبب:

نواسہ رسول حضرت حسین بن علی رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دِل خوش ہو اور وہ ثواب کا یقین رکھتا ہو، تو وہ قربانی اس شخص کے لئے دوزخ سے رکاوٹ بن جانے گی (یعنی دوزخ سے نجات کا سبب بنے گی)"(10)

گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید:

جس شخص پر قربانی لازم ہو اور وہ قربانی نہ کرے ایسے شخص کے لئے رسول اللہ ﷺ نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایاہے۔حدیثِ نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ: "جو قربانی کی گنجائش رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے"(11)

قربانی کا طریقہ و مسنون دعاء

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے(12) پھر جانور کو بائیں پہلو پر لٹا کر اسے قبلہ رخ کر لیا جائے، اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیز چھری سے ذبح کر دیا جائے۔ (13)

جانور کے گلے میں چار رگیں ہوتی ہیں: حلقوم (سانس کی رگ)، مرئی (جس سے کھاتا ہے)، خون کی دو رگیں

اِن چار میں سے اگر تین رگیں کٹ جائیں تو شرعی طور پر ذبح ہو جاتا ہے اور جانور حلال ہوتا ہے۔(14) اگر دو یا اس سے کم رگیں کٹیں تو جانور مردار ہو گا۔

ذبح سے پہلے یہ دعاء پڑھیں:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، بِاسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ(15)

مفہوم: "میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا، اور میں ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں جو کہ شرک سے بیزار تھے، میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، اور میرا جینا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے، اس کو کوئی شریک نہیں، اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیاہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ جانور آپ کی طرف سے ہی ملاہے، اور آپ ہی کے لئے قربان کیا جارہاہے، اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑے ہیں"

ذبح کے بعد یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيْلِكَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

مفہوم:"اے اللہ !اس قربانی کو مجھ سے قبول فرما، جیسے کہ آپ نے قبول کیا اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے اور اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے"

نوٹ: اگر کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کر رہا ہو تو لفظ "تقبل منی" کی جگہ "تقبل من" کے بعد اس شخص کا نام لے۔

متفرق مسائلِ قربانی

قربانی کن لوگوں پر واجب ہے؟

قربانی ایک عظیم عبادت ہے جو ہر آزاد، عاقل، بالغ، مقیم (یعنی مسافر نہ ہو) اور مالدار مسلمان پر واجب ہے۔ گنجائش کے باوجود اس کے چھوڑنے پر وعید آئی ہے۔(16)

قربانی کب واجب ہوگی؟

ہر وہ شخص جو نصاب کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے قربانی کا نصاب مندرجہ ذیل اشیاء ہیں:

ساڑھے سات تولہ سونا(87.479 گرام)، یا ساڑھے باون تولہ چاندی(612.35)، نقد رقم، مالِ تجارت اور ضرورت سے زائد سامان۔ (ٹی وی، ایل ای ڈی، آرائشی سامان، کپڑوں کے ایسے جوڑے وغیرہ جو سال بھر استعمال نہ ہوتے ہوں ضرورت سے زائد ہیں ، ان کی بھی قیمت لگائی جائے گی)(17)

اگر ان سب کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو ایسے شخص پر تین حکم لگیں گے:

1۔ صدقۃ الفطر کا وجوب

2۔ قربانی کا وجوب

3۔ زکوٰۃ نہیں لے سکتا

نوٹ: جس پر قربانی واجب نہ ہو وہ بھی اگر قربانی کرلے تو یہ بہت ثواب والا عمل ہے۔

قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن نہ کاٹنا:

جس پر قربانی لازم ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال و ناخن وغیرہ نہ کاٹے۔(18)

مسافر کی قربانی:

مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر قربانی کے ایام میں مسافر اپنے گھر واپس آگیا اس پر قربانی واجب ہو جائے گی، یا کسی جگہ پندرہ دِن ٹھہرنے کی نیت کرلی، تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔(19)

قربانی کے ایام؟

قربانی کے ایام دس ذوالحجۃ کو عید کی نماز کے بعد سے لے کر 12 ذوالحجۃ کے دن سورج غروب ہونے تک ہیں۔ ان ایام میں کسی بھی وقت قربانی کی جاسکتی ہے ان کو ایامِ نحر کہا جاتا ہے۔(20)

کِن جانوروں کی قربانی کی جائے؟

تین قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

پہلی قسم: اونٹ (نر و مادہ)

دوسری قسم: بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ (نرومادہ)

تیسری قسم: گائے، بھینس (نرومادہ)۔(21)

جانوروں کی عمریں:

بکرا بکری ایک سال سے کم کے نہ ہوں، اسی طرح گائے بیل دو سال سے کم کے نہ ہوں اور اونٹ اونٹنی پانچ سال سے کم نہ ہوں، دنبہ و بھیڑ اگر اتنے موٹے ہوں کہ انہیں ایک سال کے دنبہ و بھیڑ کے ساتھ چھوڑا جائے تو کوئی فرق نہ لگے تو ایسی صورت میں اگر یہ ایک سال سے کم بھی ہوں ان کی قربانی درست ہے، او اگر ایسا نہ ہو تو ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے۔(22)

اعلیٰ جانور کی قربانی :

قربانی ایک افضل عبادت ہے، چونکہ یہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ہے تو کوشش یہ ہو کہ قربانی کا جانور اعلیٰ وخوب موٹا تازہ ہو، قربانی کرنے والے کی نیت محض ثواب کی ہو، ریاکاری ود کھاوا مقصود نہ ہو،(23)

حلال جانور کے ممنوع اجزاء:

حلال جانور میں درج ذیل اجزاء ممنوع ہیں جن کا کھانا اور کھلانا جائز نہیں ہے۔

1۔ بہتا خون　　2۔ نر اور مادہ کی پیشاب کی جگہ　　3۔ خصیتین (کپورے)

4۔ پاخانہ کی جگہ　　5۔ غدود (خون جم کر گٹھلی کی شکل میں ہو جانا)　　6۔ مثانہ (پیشاب کی تھیلی)

7۔ پتہ　　8۔ حرام مغز(24)

مشترک / اجتماعی قربانی:

بکری بکرا، دنبہ و بھیڑ کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ادا ہو گی(25)

البتہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں حصہ دار ایک ہی شخص بھی ہو سکتا ہے، اور کچھ لوگ مِل کر بھی حصہ دار ہو سکتے ہیں، جیسا کہ آج کل اجتماعی قربانی میں ہوتا ہے، لیکن ان شرکاء کی تعداد سات سے زائد نہ ہو، کیونکہ اونٹ اور گائے میں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے۔(26)

مشترک / اجتماعی قربانی کے درست ہونے کی شرائط:

اگر ایک جانور میں کئی لوگ مشترک ہوں تو اس کے درست ہونے کی شرائط یہ ہیں، سب مسلمان ہوں، سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کرنے کی ہو صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو، کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہو گی۔ نیز شرکاء میں سے کسی کا ذریعہ آمدن حرام نہ ہو۔(27)

مشترک / اجتماعی قربانی میں گوشت کی تقسیم:

اجتماعی قربانی جس میں ایک بڑے جانور میں چند لوگ شریک ہوں اس میں اندازہ سے گوشت کی تقسیم کرنا درست نہیں ہے، وزن کر کے برابر تقسیم کرنا ضروری ہے کسی ایک حصہ میں بھی کمی بیشی سود بن جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شریک نے اپنے حصے میں سر اور پائے لے لئے تو اس کے حصے میں کم گوشت دینا جائز ہو گا(28)

قربانی سے پہلے نہ کھانا:

جس شخص پر قربانی فرض ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ اس دِن اس کا پہلا کھانا قربانی کا گوشت ہو۔(29)

میت کی طرف سے قربانی:

میت کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے اس کا ثواب میت کو ملے گا، اور قربانی کرنے والا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔(30)

قربانی کی وصیت/نذر:

اگر کسی شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ اس کے مال سے قربانی کی جائے یا اسی طرح اگر کسی نے قربانی کی نذر مان لی تو قربانی کرنا واجب ہے، اور اس کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود نہیں کھا سکتا۔(31)

قربانی کے گوشت کی تقسیم:

قربانی کا سارا گوشت اگر اپنے لئے رکھے یہ بھی درست ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے لئے، ایک حصہ رشتہ داروں کے لئے، ایک حصہ فقراء و مساکین کے لئے۔(32)

قربانی کا گوشت تین دِن سے زیادہ رکھنا:

قربانی کا گوشت تین دِن سے زیادہ رکھنا، کھانا جائز ہے۔(33)

قربانی کا گوشت یا کھال اجرت میں دینا:

قربانی کا گوشت یا کھال قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔(34)

قربانی کی کھال خود استعمال کرنا:

قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے مثلاً اس کا مشکیزہ یا جائے نماز وغیرہ بنالیا جائے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْقَانِعَ وَٱلْمُعْتَرَّ(35)

مفہوم: "تو ان میں سے کھاؤ اور جو صبر کیے ہوئے ہو سوال نہ کرے اور جو سوالی بن کر آجائے کو کھلاؤ "

آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ جب گوشت کھانا جائز ہے تو بغیر فروخت کئے اس کی کھال سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے۔

عیب زدہ جانوروں کی قربانی کا حکم

آنکھ:

1۔ جس جانور کی بینائی کمزور ہو، یا آنکھ ٹیڑھی ہو، مگر دیکھ سکتا ہو اس کی قربانی جائز و درست ہے۔(36)

2۔ اگر کوئی جانور پوری طرح نابینا ہے، یا ایک آنکھ کی نصف یا اس سے زیادہ بینائی چلی گئی تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(37)[1]

ٹانگ:

1۔ جس ٹانگ میں عیب ہے اگر وہ زمین پر لگا کر چل سکتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی جائز و درست ہے۔(38)

2۔ عیب زدہ ٹانگ زمین پر لگا کر بالکل بھی نہیں چل سکتا تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے۔(39)

نوٹ: جو شخص بقدر نصاب کا مالک نہ ہو اس کے لئے بہر حال اس کی قربانی جائز ہے۔(40)

---

[1] ۔ بینائی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو دو تین دن بھوکا رکھ کر پھر عیب دار آنکھ کو باندھ کر دور سے چارہ دکھاتے ہوئے قریب لائیں، جہاں سے جانور کو نظر آئے وہاں نشان لگا دیں، پھر یہی عمل صحیح آنکھ کو باندھ کر کریں، دونوں مسافتوں کی نسبتیں معلوم کر لیں، اگر فرق نصف یا اس سے زائد ہے تو قربانی جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

خارش:

1۔جس جانور کو خارش لگی ہوا گر وہ موٹا ہو تو قربانی جائز ہے، اگر کمزور ہو تو قربانی جائز نہیں ہے۔(41)

خریدنے کے بعد کوئی عیب نکل آئے تو:

قربانی کے لئے صحیح جانور خریدا لیکن بعد میں اس میں کوئی عیب نکل آیا تو مالدار شخص پر اس کی جگہ سالم جانور کی قربانی کرنا لازم ہے، اگر فقیر ہے تو اسی عیب دار جانور کی قربانی کر سکتا ہے، دوسرے جانور کی قربانی اس پر لازم نہیں ہے۔(42)

دانت:

1۔دانت اگر گر گئے یا اس قدر گھس گئے کہ وہ جانور چارہ نہ کھا سکے تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔

2۔اگر چارہ کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(43)

دم:

1۔جس جانور کی دم پیدائشی طور پر ہی نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔(44)

2۔اگر دُم کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹا ہوا تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(45)

سینگ:

1۔جس جانور کے پیدائشی طور پر ہی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

2۔پیدائش کے وقت سینگ تھے بعد میں سینگ کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا۔ لیکن دماغ متاثر نہیں ہوا، قربانی جائز ہے۔(46)

3۔جس جانور کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے کٹ گئے اور اس کا اثر دماغ تک پہنچ جائے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(47)

کان:

1۔اگر کسی جانور کے کان پیدائش سے ہی نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

2۔اگر ایک تہائی سے زیادہ کان کٹ گیا تو اس کی قربانی بھی درست نہیں ہے۔(48)

3۔اگر کان چھوٹے ہوں، یا چیر کر دو حصے کئے ہوں یا ایک تہائی سے کم حصہ کٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے۔(49)

قربانی اور صفائی

ایامِ نحر میں قربانی کرنا بلاشبہ ایک عظیم فریضہ و فضیلت ہے، اس عظیم فریضہ کی ادائیگی میں دیگر اسلامی تعلیمات کا خیال رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے، جن کی بہت زیادہ تاکید ہے کہ

صفائی کا خیال رکھا جائے جو نصف ایمان ہے، دوسروں کو اذیت نہ پہنچائی جائے،(50)

راستوں گزر گاہوں کو بند نہ کیا جائے، بلکہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بڑی نیکی ہے،(51)

اِس لئے ضروری ہے کہ قربانی ایسی جگہ کرے جو گزر گاہ نہ ہو، پھر قربانی کے بعد اس کی آلائشوں کو راستے یا سڑک پر نہ چھوڑدے، جس سے دوسروں کو تکلیف اور تعفن سے بیماریاں پیدا ہوں بلکہ ان کو اٹھوانے کا مناسب بندوبست کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام اہلِ اسلام کی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین

حوالہ جات

1۔اللباب فی شرح الکتاب:ج:3،ص:98

2۔القرآن:الحج:34

3۔القرآن:الحج:37

4۔القرآن:الحج:36

5۔القرآن:الکوثر:1۔2

6۔ابن ماجہ،سنن ابن ماجہ،کتاب الاضاحی،باب ثواب الاضحیۃ،رقم:3127

7۔ترمذی،سنن ترمذی،کتاب الاضاحی،باب ماجاءفی فضل الاضحیۃرقم:1493

8۔سنن ابن ماجہ،کتاب الاضاحی،باب ثواب الاضحیۃ،رقم:3127

9۔سنن ترمذی،کتاب الاضاحی،باب ماجاءفی الاضحیۃ عن المیت،رقم:1495

10۔ابو قاسم،طبرانی،المعجم الکبیر للطبرانی،رقم:2736،مکتبہ ابنِ تیمیہ،قاھرہ

11۔ابنِ حنبل،مسند احمد،رقم:8273،دار الحدیث،قاھرہ

12۔ صحیح بخاری،کتاب الاضاحی،باب اضحیۃ النبی ﷺ،رقم:5554

13۔ صحیح بخاری،کتاب الاضاحی،باب التکبیرِ عند الذبح،رقم:5565

14۔سرخسی،المبسوط للسرخسی،ج:3،ص:12،دارالمعرفہ،بیروت،لبنان

15۔سنن ابی داؤد،کتاب الضحایا،باب مایستحب من الضحایا،رقم:2795

16۔ابنِ عابدین،ردالمحتار علی الدرالمختارج:9،ص:453۔452،دارالکتب العلمیہ،ریاض

17۔ایضا،ص:453

18۔ صحیح مسلم،کتاب الاضاحی،باب نھی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ،،،،رقم:5010

19۔علاءالدین،کاسانی،بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،ج:5،ص:63،دارالکتب العلمیہ

20۔مؤطاامام مالک،کتاب الضحایا،باب ایام الاضحیٰ،رقم:1774،سنن الکبریٰ للبیھقی،رقم:19279

21۔القرآن:الاعراف:143۔144

22۔ صحیح مسلم،کتاب الاضاحی،باب سن الاضحیۃ،رقم:4975

23۔ بیہقی،احمد بن حسین،السنن الکبریٰ،کتاب الضحایا،باب ماجاءفی فضل الضحایا،رقم:19082،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان

24۔ ظفر احمد، اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب مایکرہ من الحیوان المذکی، ج:17، ص:129، ادارۃ القرآن، کراچی

25۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص:70

26۔ سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی الاشتراک فی الاضحیۃ، رقم:1502

27۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص:72

28۔ رد المحتار علی الدر المختار، 9ج:ص:460

29۔ اعلاء السنن، ج:17، ص:250

30۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب الاضحیۃ عن المیت، رقم:2790

31۔ رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:473

32۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص؛81

33۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی،،،، رقم:4997

34۔ السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الضحایا، باب لایبیع من اضحیتہ شیئا،، رقم:19232

35۔ الحج:28

36۔ رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:470

37۔ سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب مایکرہ من الضحایا، رقم:2802

38۔ ابنِ نجیم، البحر الرائق، ج:8، ص:201

39۔ سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب مایکرہ من الضحایا، رقم:2802

40۔ مفتی رشید احمد، احسن الفتاویٰ، ج:7، ص:505،

41۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص:76

42۔ رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:471

43۔ البحر الرائق، ج:8، ص:201

44۔ رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:470

45۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص:75

46۔ سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب فی الضحیۃ بعضباء القرن والاذن، رقم:1503، رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:467

47۔ رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:467

48۔ سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب فی الضحیۃ بعضباء القرن والاذن، رقم:1503، رد المحتار علی الدر المختار، ج:9، ص:469

49۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:5، ص:75

50۔ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون،، رقم:10

51۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان، رقم:60